غزلیں

عرفان عارفؔ

○

تو ہی محسن ہے مرا تو ہی ستمگر ہوگا
جانتا ہوں کہ ترے ہاتھ میں خنجر ہوگا

آئینہ ہونا اگر میرا مقدر ہوگا
میری قسمت میں ترے ہاتھ کا پتھر ہوگا

میں رہوں یا نہ رہوں تیری نگاہوں میں مگر
میرا احساس ترے دل کو برابر ہوگا

کاٹتے دیکھی ہیں ہم نے بھی اُسے شاخیں ہری
وہ جو کہتا تھا کہ آنگن میں صنوبر ہوگا

ایسے بے خوف اترتا نہیں پانی میں کوئی
تیرنے والا بھی دریا کا شناور ہوگا

ورنہ پتھر کی طرح بے حس و بے جان کہنا
دل اگر ہوگا تو احساس کا خوگر ہوگا

میں بھی بن جاؤں گا قطرے سے کسی دن دریا
منتظر میرا بھی اک روز سمندر ہوگا

میں بھی بن جاؤں گا قطرے سے کسی دن دریا
منتظر میرا بھی اک روز سمندر ہوگا

اپنی ناکامی پہ عرفان! تو مایوس نہ ہو
ایک دن تو بھی مقدر کا سکندر ہوگا

وارڈ نمبر 7، مکان نمبر 308، کاما خان، حویلی پونچھ (جموں و کشمیر)

ڈاکٹر مجاہد فرازؔ

○

بستے ان کے ہاتھوں میں ہوں، ذہنوں میں ہوں چمکیلے خواب
مفلس بچوں کی آنکھوں میں اب بھی ہیں وہ لمحے خواب

سپنے سچ بھی ہوجاتے ہیں ہم تو اس دن مانیں گے
تعبیریں جس دن پہنیں گی اپنے رنگ برنگے خواب

چاند نگر سے اک شہزادہ اس کو لینے آئے گا
کٹیا کی اک راج کماری دیکھ رہی ہے کیسے خواب

بھکتوں نے آدرشوں کے سب ہیرے موتی نوچ لیے
رام نے کن کو سونپ دیے تھے اپنے یگ کے اُجلے خواب

اک دوجے کے دُکھ اور سُکھ میں تن من دھن سے لگنے کے
سب افسانے گزری باتیں، ہوگئے سارے قصّے خواب

دل کی دھڑکن تیز ہے اب بھی آنکھیں اب تک جلتی ہیں
نادانی میں اک دن ہم نے دیکھ لیے تھے ایسے خواب

107/C-6، اصالت پورہ، مراد آباد۔ 244001